سوال

حکام وقت نے ایک قانون مقرر کیا ہے کہ جو کاشتکار موروثی ہیں اپنی قدیم سے کسی کے زمین میں کاشتکاری کرتے چلے آتے ہیں اون کو مالک زمین برطرف نہیں کرسکتا مالک کی مالکیت اِس قدر ہے کہ جب وہ کاشتکار لاولد مرجاوے یا کہیں فراری ہو جاوے یا معاملہ دینے سے عاجز ہو جاوے وعلی ہذا القیاس تو وہ زمین اصل مالک کو ملجاوے گی اور اس سے معاملہ وصول کیا جاویگا یہ حق کسی دوسرے کو نہ ہوگا۔ گویا یہ حق مالکیت بعض احکام میں ولاء کے مشابہ ہوا۔ پس سوال ہے کہ آیا یہ حکم شرعًا بھی نافذ ہو سکتا ہے یا برخلاف اسکے مالک زمین اوس کاشتکار موروثی کو زمین سے برطرف کرسکتا ہے۔ بینوا توجروا ؏

الجواب

دراصل زمین اور جو اوس پر ہے سب میں سبھی کو استحقاق ہے بحکم اس ارشاد خداوندی کے کہ خدا نے تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے پیدا کیا ہے جو سورۂ بقر میں ارشاد ہوا ہے۔ امام رازی نے اِسکی تفسیر میں کہا ہے کہ خداتعالی نے کل اشیاء کو کل مخلوق کے لئے بنایا ہے جس سے ایک کا ایک سے مقابلہ ہوسکتا ہے پھر یہ خصوصیت وتعیین کہ فلان چیز فلان شخص کے لئے ہے جداگانہ دلیل سے ہوسکتی ہے۔

> ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعًا۔ (بقرہ ع ۳)
>
> انہ تعالی قابل الکل بالکل فیقتضی مقابلۃ الفرد بالفرد والتعیین یستفاد من دلیل منفصل (تفسیر کبیر صـ۱۷۳ جلد ۱)

علماء نے کہا ہے کہ خداتعالی نے خصوصیات انتفاع کے لئے استیلاء کو سبب مقرر کردیا ہے اور یہ استیلاء کئی وجہ سے متحقق ہوتا ہے ہبہ بیع۔ آبادی زمین افتادہ کی ارث وامثال اسکے۔ وازانجملہ استیلاء حکام وقت ہے قہر وغلبہ سے خواہ وہ کسی ملت

کے ہون مسلم خواہ کافر۔

حدیث سے ثابت ہے کہ جب مکّہ سے مسلمان ہجرت کر گئے تو اُن کے گہر عقیل نے جو اسوقت کافر تہا دبا لئے اور وہ اسکی ملک ہو گئے اور آنحضرت نے ان کے ملک و تصرفات کو نہ اٹھایا

عن اسامة بن زید قال قلت یا رسول الله این تنزل غدًا فی حجتك قال وهل ترك لنا عقیل من دار رواه البخاری

قال القسطلانی فی شرح هذا الحدیث۔ وباع عقیل ما کان للنبی صلعم ولمن هاجر من بنی عبد المطلب کما کانوا یفعلون بدور من هاجر من المؤمنین۔

صحیح بخاری مین اسامہ سے روایت ہے کہ اونہون نے حج مین کہا یا رسول اللہ آپ کل کہان اترینگے آپنے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گہر چہوڑا ہے

قسطلانی نے اِس حدیث کی شرح مین کہا ہے حضرت عقیل بن ابیطالب نے (جو اسوقت مسلمان نہ تہے) آنحضرت کی اور دیگر مہاجرین اولاد عبد المطلب کے گہر فروخت کر دئے تہے جیساکہ وہ اور مہاجرین مومنون کے گہرون سے کیا کرتے ہے

ایساہی کتب فقہ حنفیہ مین مثل **ہدایہ** وغیرہ کے اختیار کیا ہے کہ کفار استیلاء وقہر سے زمین کے مالک ہوجاتے ہین - بناءً علیہ جب نصاری حکام ان بلاد کو اِس زمین پر استیلا رہا تو وہ مالک ہو گئے پس جو تصرف وہ چاہین اسمین کرین کسیکو مالک بناوین کسیکو کاشتکار اور جسکو جو حق چاہین سو دین شرع اُن کے اِس قسم کے تصرفات کو باطل نہ کہیگی بلکہ نافذ کہے گی۔

اِس جواب سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ اور بہی جس قسم کے تصرفات بشرطیکہ اسمین صریح ممانعت نہ ہو حکام وقت اپنے مقبوضہ و مملوکہ زمین مین کرتے ہین یا کرین گے جیسے غلہ وغیرہ تجارتی اشیاء پر (بجز ان چیزون کے جن کے استعمال مین خدا تعالی نے مبدلن کا روحانی و جسمانی نقصان دیکہہ کر اُن کے بیع و شراء و استعمال سے منع کردیا ہے

جیسے شراب وغیرہ) محصول لگانا - یا مکانون یا اور استعمالی چیزون (گہی گہوڑے) یا اشخاص پر ٹکس لگانا یا زرعی زمین پر خراج مقرر کرنا شرع انکو باطل نہین کرتی اور ان کامون مین اگر اہل اسلام حکام کی ملازمت اختیار کرین یا بلا معاوضہ ان کامون کی کمیٹیون کے ممبر ہوجاوین تو انکو اسمین گناہ نہین ہے -

یہہ بات ہم نے اِسلئے جتادی ہے کہ آجکل لوکل سلف گورمنٹ یعنی مقامی خود حکومتی وخود مختاری کی کمیٹیون کی تجویز ہو رہی ہے اون کمیٹیون مین شامل ہونے سے ہمارے بعضے ناواقف بہائیون کو معصیت کا خوف ہے -

وہ صاحب اِس فتوی کو غور سے پڑہین اگر اوسمین وہ اپنے خیال کی غلطی سے اطلاع پاوین تو اُن توہمات و تشکیکات سے باز آوین - اور مسلمانون کو ان کمیٹیون کا ممبر بننے سے نہ روکین انکی اِس حالت ذلت پر ترحم فرماوین - اور اگر اسمین کچھہ عذر رکہتے ہین تو اس سے ہمکو خاص طور پر اطلاع دین -

اور نوکریون کے باب مین ہم ایک جداگانہ فتوی تحریر مین لاتے ہین -

سوال

مسلمانون کو کفار کی نوکری جائز ہے یا ناجائز اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھہ فرق ہے ؟

جواب

جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اوسمین اوسکو نوکری (مسلمان کی ہو یا اَور مذاہب والون کی) بہی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسکی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بہی جائز نہین - اِسمین کفر و اسلام کو کچھہ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین - جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہوتا ہے -

[1] کافر ایسا وسیع لفظ ہے کہ ہر فرقہ اپنے مخالف کو کافر کہہ سکتا ہے بلکہ معنی لغوی کے لحاظ سے تو ہر فرقہ اپنے آپ کو دوسرے کے مذہب سے کافر یعنی منکر کہتا ہے اسی محاورہ سے انبیا نے دین مشرکین سے انکار کرکے انکو کفر کہا ہے - دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۴ صفحہ ۱۹ پس اس لفظ کو